بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین......

اداریہ

یوم آزادی اور ہم......

۱۴۔اگست ہمارا یومِ آزادی ہے اور ہم ہر سال اس دن کو سرکاری سطح پر اہتمام کے ساتھ مناتے ہیں ......یہ دن ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ہم غلامی کی زنجیروں میں جکڑے گئے تھے مکار انگریز، گوری قوم نے ہندوستان سے ہمارے طویل اقتدار کا خاتمہ کر کے ہمیں غلام بنالیا تھا اور ہمارے ساتھ ایک محکوم قوم ہی نہیں غلام قوم کے افراد کا سا سلوک کیا جاتا تھا......ہم نے یعنی ہمارے اسلاف نے اس سے چھٹکارا پانے اور غلامی کی زنجیروں کو کاٹ پھینکنے کے لئے ایک جدو جہد، ایک تحریک شروع کی جسے انگریز اور انگریزی گماشتوں نے غدر، اور بغاوت کا نام دیا جبکہ علماء ومشائخ نے اسے تحریک آزادی کے نام سے موسوم کیا......اس تحریک کے دوران کتنے ہی علماء پابند سلاسل کئے گئے اور کتنے ظلم وجبر کے سامنے گھٹنے نہ ٹیکنے اور بغاوت جاری رکھنے کے جرم کی پاداش میں مصلوب ہوئے ......علماء کے زیر قیادت شروع ہونے والی اس تحریک میں آہستہ آہستہ سیاسی لیڈر اور عوام بھی شامل ہوتے گئے اور بالآخر کاروانِ آزادی نے یومِ آزادی دیکھ ہی لیا......جب پاکستان زندہ باد کا نعرہ بلند کرتے ہوئے وطن عزیز کا قیام عمل میں آیا جو، ان آزاد بندوں کے لئے وجود میں آیا تھا جن کے بڑوں نے آزادی کے لئے قربانیاں دی تھیں......مگر آزادی کے بعد یہ سبق قوم کے نونہالوں کو پڑھایا جانے لگا کہ تم آزاد ہو یاد رکھنا کسی مذہبی پابندی کو قبول نہ کرنا ورنہ...............تم پھر غلام بنالئے جاؤ گے......

چنانچہ اب ہم آزاد ہیں اتنے آزاد کہ ماہ صیام میں روزہ وتراویح سے آزاد، اور ہمارے جوانوں کو مذہبی آزادی کا سبق چوبیس گھنٹے میڈیا سے دیا جارہا ہے......دین کے خلاف بغاوت سکھائی جارہی ہے ......اور بڑی ڈھٹائی سے کہا جارہا ہے کہ...... بول کہ لب آزاد ہیں تیرے..................اور اس دیندار طبقہ کے خلاف بولنے کی جراءت پیدا کی جارہی ہے جو اس ارض پاک کی آزادی کے لئے تحریک چلانے والوں کے امام تھے، پیشوا تھے، مقتدا تھے اور جن کی محنت ومشقت کے نتیجہ میں وطن

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حدود اللہ قریبی اور دوری تمام لوگوں پر قائم کرو ☆

عزیز نے آزادی کا دن دیکھا تھا...... مگر الحمد للہ نوجوان باشعور ہے وہ جانتا ہے کہ ہمیں مسجد میں جس کے پیچھے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونے کا حکم ہے اس کے خلاف زبان کھولنے کا مقصد اس کے خلاف بغاوت کرنا اور اس نظام کے خلاف بغاوت کرنا ہے جس کا وہ علامتی سردار وامام ہے...... وہ نظام احکم الحاکمین کے فرستادہ رسول ﷺ کا لایا ہوا نظام ہے اس نظام میں سود حرام ہے.......... انشورنس ملغوبہء حرمات ہے...... نشہ جرم ہے، حرام ذرائع آمدن کی ممانعت ہے اور حلال کے دروازے امیر وغریب سب کے لئے کھلے ہیں اور وسائل کی تقسیم میں عدل شرط ہے......

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آزادی کے بعد سے اب تک ہم بعض معاملات میں اور بالخصوص معاشی معاملات میں ہنوز انگریز کے غلام ہیں اب بھی ہمارے ہاں سودی نظام رائج ہے اور اس کے خلاف کوئی مؤثر کاروائی مقتدرہ کی جانب سے عمل میں نہیں آرہی...... متبادل نظام، اسلامی بنکاری اور اسلامی تکافل کا نظام ملک میں شروع ہوا ہے مگر اس کی نیم دلانہ سرپرستی کے سبب اس کی رفتار تیز نہیں ہوسکی...... ضرورت ہے کہ اب سود کو کلی طور پر چھوڑ دیا جائے اور مغربی نظام انشورنس کی جگہ تکافل کے نظام کو لینے دی جائے......

اگرچہ اسلامی بینک اور تکافل کمپنیاں اس سلسلہ میں سرگرم عمل ہیں لیکن...... انہیں آزادی سے کام کرنے کے مواقع بعض قانونی پابندیوں اور دشواریوں کے باعث حاصل نہیں ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی پاکستانی معیشت سے سود کے خاتمہ کے لئے مرتب کی گئی رپورٹ اسمبلی میں پیش کی جائے اور سودی نظام کے خاتمہ کا بل منظور کیا جائے...... اور اسلامی نظام معیشت کی کامیابی کے لئے ضروری قانون سازی عمل میں لائی جائے......

ہم یہاں وزیراعظم جناب میاں محمد نواز شریف صاحب کو ان کی اپنے سابقہ دور وزارت عظمی کی وہ تقریر یاد دلانا چاہتے ہیں جو انہوں نے ۳۱ مارچ ۱۹۹۷ میں کی تھی اور جس میں انہوں نے برملا کہا تھا کہ...... یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ جب تک ملک کی اقتصادیات میں سودی لین دین کا رواج موجود ہے یہاں اسلامی نظام زندگی قائم نہیں ہوسکتا..........

اللہ رب العزت میاں صاحب اور ان کے رفقاء کو ہمت اور توفیق دے کہ وہ اپنے اس دور میں اسلامی نظام معیشت کو مکمل طور پر نافذ کرنے اور مکمل اسلامی نظام زندگی رائج کرنے میں کامیاب ہوسکیں اور اس نیک کام پر عنداللہ ماجور وسرخرو ہوں.........

☆ اترکوا قولی بخبر الرسول ﷺ ☆ حدیث شریف کے مقابل میرے قول کو چھوڑ دو (ابوحنیفہ) ☆

سودی نظام کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے اور اسلامی نظام معیشت کو مکمل طور پر رائج کرنے کے لئے بھی آپ کو ضربِ عضب جیسا آپریشن کرنا ہوگا......کہ سودی نظام بھی مغرب کی اسلامی ملکوں میں دہشت گردی ہی کی ایک صورت ہے......اوراس دہشت گردی کا خاتمہ کرنے جب آپ نکلیں گے تو اس کے سہولت کار اور سرمایہ کار بھی اپنے نظام و نیٹ ورک کو بچانے کے لئے شدید مزاحمت کریں گے......جس کے لئے آپ کو ٹھوس بنیادوں پر کام کرنا ہوگا......

اللہ رب العزت ہمیں آزادی کی نعمت کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سودی نظام معیشت اور مغربی جمہوریت کی غلامی سے نجات حاصل کر کے اسلامی نظام حیات اپنا سکیں......

ماہنامہ فقہ اسلامی کے سن ۲۰۱۴ء کے مکمل شماروں پر مشتمل

پندرھویں جلد دستیاب ھے

☆

خواہش مند حضرات رابطہ کریں

حافظ محمد عبدالرحمٰن ثانی

ماہنامہ فقہ اسلامی ۔ خطیب ہاؤس ۔ پی ۹۸ پنجاب ٹاؤن

وائرلیس گیٹ ملیر ہالٹ کراچی

0312-2090807

☆ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا سنِ ولادت ۸۰ ہجری اور سن وفات ۱۵۰ ہجری ہے ☆